حافظ عبید اللہ　　　　　　　　　　(قسط:۲)

ختم نبوت اور خاتم النبیین کا قرآنی مفہوم

اور قادیانی تحریفات وتلبیسات

خاتم النبیین کا مفہوم مفسرین امت سے

آیئے اب ہم چند مشہور تفاسیر سے سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 40 (آیت خاتم النبیین) کا مفہوم بیان کرتے ہیں۔

(1) **امام محمد بن جریر طبری رحمة الله علیه** (224ھ-310ھ) اپنی تفسیر **جامع البیان عن تأویل آی القرآن** ۔المعروف بتفسیر طبری میں لکھتے ہیں ﴿**ولکنه رسول الله وخاتم النبیین الذی ختم النبوۃ فطبع علیها فلا تُفتح لاحد بعده الی یوم القیامة**﴾ خاتم النبیین کا مطلب ہے کہ آپ ﷺ نے نبوت کا خاتمہ کر دیا اور اسے سربمہر کر دیا پس اب آپ کے بعد قیامت تک کسی کے لئے نہیں کھولی جائے گی (تفسیر طبری، جلد 19 صفحہ 121) پھر آگے مشہور تابعی حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں ﴿**عن قتادۃ ...... وخاتم النبیین أی آخرهم**﴾ حضرت قتادہ نے فرمایا کہ خاتم النبیین کا مطلب ہے آخری نبی (تفسیر طبری، جلد 19 صفحہ 122 طبع دار ہجر، قاہرہ) اور اسی صفحے پر آگے مزید وضاحت کرتے ہیں ﴿**وخاتَم النبیین بفتح التاء بمعنی انه آخر النبیین**﴾ اور تاء پر زبر کے ساتھ **خاتَم النبیین** کا معنی ہے آخری نبی۔

یہاں یہ بات بیان کرنا ضروری ہے کہ ابن جریر طبری کو مرزا غلام احمد قادیانی نے ﴿رئیس المفسرین﴾ اور ﴿نہایت معتبر اور ائمہ حدیث میں سے﴾ لکھا ہے۔ (دیکھیں آئینہ کمالات اسلام، رخ 5 صفحہ 168 اور چشمہ معرفت، رخ 23 صفحہ 261 حاشیہ)۔

(2) **حافظ ابو الفداء اسماعیل بن بن عمر بن کثیر الدمشقی رحمه الله** (700ھ-774ھ) اپنی تفسیر میں اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں ﴿**فهذه الآیة نص فی انه لا نبی بعده و اذا کان لا نبی بعده فلا رسول بعده بطریق الاولی والاحری لان مقام الرسالة اخص من مقام النبوۃ فان کل رسول نبی ولا ینعکس وبذلک وردت الاخبار المتواترۃ عن رسول الله ﷺ من حدیث جماعة من الصحابة**﴾ یہ آیت اس بات پر نص ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں بنے گا اور جب کوئی نبی نہیں بن سکتا تو رسول تو کسی صورت نہیں ہو سکتا کیونکہ مقام رسالت تو مقام نبوت سے خاص ہے پس ہر رسول تو نبی ہے لیکن ہر نبی رسول نہیں، اور اسی بارے میں اللہ کے رسول ﷺ سے متواتر احادیث وارد ہوئی ہیں جو صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کی ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر، جلد 6 صفحہ 428 طبع دار طیبة، الریاض) اسکے بعد حافظ ابن کثیر نے بہت سی احادیث ذکر کی ہیں جنکے اندر ختم

نبوت کا مضمون بیان ہوا ہے (جن میں سے چند اہم احادیث ہم آگے ذکر کریں گے) اور پھر حافظ ابن کثیر نے وہ دوٹوک فیصلہ لکھا ہے جو سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل ہے، لکھتے ہیں ﴿وقد اخبر تعالی فی کتابه ورسوله فی السنة المتواترة عنه انه لا نبی بعده لیعلموا ان کل من ادعی هذا المقام بعده فهو کاذب افّاک دجّال ضالّ مضل ولو تخرق وشعبذ واتی بانواع السحر والطلاسم والنیرجیات فکلها محال وضلال عند اولی الالباب ...... ﴾ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب اور رسول اللہ ﷺ نے متواتر احادیث میں صاف طور پر بتلا دیا کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں تاکہ لوگوں پر عیاں ہو جائے کہ آپ ﷺ کے بعد نبوت و رسالت کا دعوی کرنے والا شخص جھوٹا ، افتراء پرداز، دجال، دھوکے باز، گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے اگر چہ وہ شعبدہ بازی، جادو اور طلسمات کے ذریعے بڑے بڑے حیران کن کرتب اور کمالات اور نیرنگیاں دکھائے لیکن اصحاب عقول جانتے ہیں کہ یہ سب کچھ دجل، فریب اور گمراہی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر، جلد 6 صفحہ 430، 431)۔

(3) امام ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی الشافعی (متوفی 516ھ) لکھتے ہیں ﴿ولکن رسول الله وخاتم النبیین ، ختم الله به النبوة ، وقرأ ابن عام وعاصم خاتَم بفتح التاء علی الاسم أی آخرهم ، وقرأ الآخرون بکسر التاء علی الفاعل لأنه ختم به النبیین فهو خاتمهم ﴾ خاتم النبیین کا مطلب ہے کہ اللہ نے انکے ساتھ نبوت ختم کر دی، ابن عامر اور (قاری) عاصم نے اسے خَاتَم یعنی تاء پر زبر کے ساتھ پڑھا ہے اس صورت میں یہ اسم ہوگا اور اسکا معنی ہوگا آخری نبی، اور دوسرے قراء نے خاتِم یعنی تاء کے نیچے زیر کے ساتھ پڑھا ہے اس صورت میں یہ اسم فاعل ہوگا کہ آپ نے انبیاء کا خاتمہ کر دیا اس طرح آپ انکے ختم کرنے والے ہوئے۔ (معالم التنزیل المعروف بتفسیر بغوی، زیر آیت 40 سورۃ الاحزاب، صفحہ 1044 طبع دار ابن حزم بیروت)۔

(4) امام ناصر الدین عبدالله بن عمر البیضاوی (متوفی 685ھ) لکھتے ہیں ﴿وخاتم النبیین . وآخرهم الذی ختمهم أو خُتموا به علی قراء ة عاصم بالفتح ﴾ خاتم النبیین یعنی آخری نبی جنہوں نے آکر انبیاء کے سلسلے کا خاتمہ کر دیا، یا اگر (قاری) عاصم کی قراءت پر خاتَم (تاء پر زبر کے ساتھ) پڑھیں تو بھی اسکا معنی ہوگا کہ سلسلہ انبیاء کو آپ ﷺ کے ساتھ سربمہر کر دیا گیا۔ (انوار التنزیل وأسرار التأویل ، المعروف بتفسیر بیضاوی، جلد 4 صفحہ 233 طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت)۔

(5) امام ابو البرکات عبدالله بن احمد النسفی (متوفی 701ھ) رقم طراز ہیں ﴿وخاتَم النبیین بفتح التاء ، عاصم، بمعنی الطابع أی آخرهم، یعنی لا یُنبّأ احد بعده وعیسی ممن نُبأ قبله وحین ینزل ینزل عاملاً علی شریعة محمد ﷺ کأنه بعض امته ، وغیره بکسر التاء بمعنی الطابِع وفاعل الختم ﴾ خاتَم النبیین ، تاء کے زبر کے ساتھ جیسا کہ (قاری) عاصم کی قراءت ہے یہ طابَع کے معنی میں ہے یعنی آخری

نبی، اسکا مطلب ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبوت نہ دی جائے گی، اور عیسی علیہ السلام کو تو پہلے ہی نبوت مل چکی ہے اور جب وہ نازل ہوں گے تو حضرت محمد ﷺ کی شریعت پر عمل پیرا ہوں گے گویا کہ آپ امت محمدیہ کے ایک فرد ہوں گے، اور قاری عاصم کے علاوہ باقی قراء نے اسے (خاتِم) تاء کے نیچے زیر کے ساتھ پڑھا ہے جو کہ ختم کا فاعل ہے (یعنی ختم کرنے والا) ﴾ (مدارک التنزیل وحقائق التأویل، المعروف بتفسیر نسفی، جلد 4 صفحہ 932 طبع مکتبہ نزار مصطفی الباز، السعودیہ)۔

(6) امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی 911ھ) لکھتے ہیں ﴿وأخرج عبدالرزاق وعبد بن حمید وابن المنذر وابن ابی حاتم عن قتادة رضي الله عنه في قوله ولكن رسول الله وخاتم النبيين أى آخر نبى، وأخرج عبد بن حميد عن الحسن فى قوله وخاتم النبيين قال: ختم الله النبيين بمحمد ﷺ عليه وسلم وكان آخر من بُعث ﴾ حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا خاتم النبیین کا مطلب ہے آخری نبی، اسی طرح حضرت حسن سے روایت ہے کہ آپ نے خاتم النبیین کی تفسیر میں فرمایا: اللہ نے محمد ﷺ کے ساتھ انبیاء کا خاتمہ فرمادیا اور آپ ﷺ سب سے آخر میں مبعوث کیے گئے۔ (تفسیر الدر المنثور، جلد 12 صفحہ 62 طبع مرکز ہجر للبحوث والدراسات العربیۃ والاسلامیۃ، القاہرۃ)۔

(7) امام ابوحیان محمد بن یوسف أثیر الدین الاندلسی (متوفی 745ھ) لکھتے ہیں ﴿وقرأ الجمهور خاتِم بكسر التاء بمعنى أنه ختمهم أى جاء آخرهم ﴾ خاتم النبیین میں جمہور نے خاتم یعنی تاء کے نیچے زبر کے ساتھ پڑھا ہے جسکا معنی ہے کہ آپ ﷺ نے انبیاء کا خاتمہ کردیا اور آپ سب سے آخر میں تشریف لائے...... آگے لکھا ﴿ورُوىَ عنه عليه السلام الفاظ تقتضى نصاً أنه لا نبى بعده والمعنى أنه لا يُتنبأ احد بعده ولا يرد نزول عيسى عليه السلام آخر الزمان لأنه ممن نُبأ قبله ﴾ اور نبی کریم ﷺ سے ایسے الفاظ مروی ہیں جو اس بات پر نص ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں جسکا مطلب ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو بھی نبوت نہ دی جائے گی، یہاں آخری زمانے میں حضرت عیسی علیہ السلام کے نازل ہونے سے اعتراض نہیں ہوسکتا کیونکہ آپ کو تو پہلے سے نبوت مل چکی ہے۔ (تفسیر البحر المحیط، جلد 7 صفحہ 228، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)، آگے لکھا ﴿وقرأ الحسن والشعبى وزيد بن على والأعرج بخلاف وعاصم بفتح التاء بمعنى أنهم خُتموا به فهو كالخاتم والطابع لهم ﴾ اور حسن، شعبی، زید بن علی، اعرج اور عاصم نے خاتَم تاء پر زبر کے ساتھ پڑھا ہے اسکا یہ معنی ہوگا کہ انبیاء کا آپ ﷺ پر خاتمہ کردیا گیا پس آپ ﷺ انکے لئے مہر کی مانند ہیں۔ (حوالہ سابقہ)، آگے امام ابوحیان نے بڑی اہم بات بھی لکھی ہے ﴿ومن ذهب الى أن النبوة مكتسبة لا تنقطع أو الى أن الولى افضل من النبى فهو زنديق يجب قتله فقد ادعى النبوة ناس فقتلهم المسلمون على ذلك ﴾ جو یہ کہتا ہے کہ نبوت اپنی محنت سے مل سکتی ہے اور بند نہیں ہوئی (بلکہ جاری ہے) یا یہ کہتا ہے کہ ولی نبی سے افضل ہوتا ہے تو ایسا آدمی زندیق ہے

اسے قتل کرنا واجب ہے، بہت سے لوگوں نے پہلے بھی نبوت کے دعوے کیے تو مسلمانوں نے اسکی وجہ سے انہیں قتل کر دیا۔ (البحر المحیط ،جلد 7 صفحہ 229)۔

(8) امام محمد بن محمد ابو السعود العمادی رحمہ اللہ (متوفی 982ھ) لکھتے ہیں ﴿وخاتم النبیین أی کان آخرھم الذی خُتموا به ...... ولا یقدح فیه نزول عیسی بعده علیهما السلام لأن معنی کونه خاتم النبیین أنه لا یُنبأ بعده أحد وعیسی ممن نُبأ قبله﴾ خاتم النبیین کا مطلب ہے آخری نبی جن پر انبیاء کا خاتمہ کر دیا گیا (تھوڑا آگے لکھا) یہاں آپ ﷺ کے بعد حضرت عیسی علیہ السلام کے نزول سے اعتراض نہیں ہوسکتا کیونکہ کیونکہ خاتم النبیین کا معنی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبوت نہ دی جائے گی اور عیسی علیہ السلام تو ان نبیوں میں سے ہیں جنہیں پہلے ہی نبوت دی جا چکی ہے۔(ارشاد العقل السلیم الی مزایا الکتاب الکریم المعروف بتفسیر ابی السعود، جلد 4 صفحہ 421، طبع مکتبۃ الریاض الحدیثۃ، الریاض، السعودیہ)۔

(9) امام ابو عبداللہ محمد بن احمد القرطبی (متوفی 671ھ) لکھتے ہیں ﴿وخاتَم : قرأ عاصم وحده بفتح التاء بمعنی أنهم خُتِمو به فهو کالخاتم والطابع لهم ، وقرأ الجمهور بکسر التاء بمعنی أنه ختمهم أی جاء آخرهم﴾ لفظ خاتَم کو صرف قاری امام عاصم نے تاء پر زبر کے ساتھ پڑھا ہے جسکا معنی ہے کہ انبیاء کا آپ ﷺ کے ساتھ خاتمہ کر دیا گیا اور وہ ان پر بمنزلہ مہر کے ہیں (جنکے ساتھ انبیاء کے سلسلے کو سربمہر کر دیا گیا)، اور جمہور نے اسے خاتِم تاء کے نیچے زیر کے ساتھ پڑھا ہے جسکا معنی ہوگا کہ آپ ﷺ نے انبیاء کا خاتمہ کر دیا یعنی آپ ان سب کے آخر میں تشریف لائے۔(الجامع لاحکام القرآن المعروف بتفسیر قرطبی ،جلد 17 صفحہ 165 طبع مؤسسۃ الرسالۃ)، آگے لکھا ﴿قال ابن عطیة : هذه الالفاظ عند جماعة علماء الامة خلَفاً وسلفاً متلقاة علی العموم التام مقتضیة نصاً أنه لا نبی بعده ﷺ﴾ ابن عطیہ نے فرمایا کہ امت کے پہلے گذرے اور بعد میں آنے والے علماء کے نزدیک یہ الفاظ عموم تام پر لئے گئے ہیں جو اس بات پر نص ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا (تفسیر قرطبی، جلد 17، صفحہ 166)۔

(10) علامہ سید محمود شکری آلوسی بغدادی (متوفی 1270ھ) لکھتے ہیں ﴿فمعنی خاتم النبیین الذی خُتم النبیون به ومآله آخر النبیین﴾ خاتم النبیین کا معنی ہے وہ ذات جنکے ساتھ انبیاء پر مہر لگا دی گئی جسکا نتیجہ یہ ہے کہ وہ آخری نبی ہیں (روح المعانی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی، جلد 22، صفحہ 34 طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت)، آگے لکھا ﴿وقرأ الجمهور وخاتِم بکسر التاء علی أنه اسم فاعل أی الذی ختم النبیین والمراد به آخرهم ایضاً﴾ اور جمہور (قراء) نے خاتِم تاء کے نیچے زیر کے ساتھ پڑھا ہے اس صورت میں یہ (ختم) کا اسم فاعل ہوگا اور اسکا معنی ہوگا وہ ذات جس نے انبیاء کا خاتمہ کر دیا اور مراد اس سے بھی یہ ہے کہ آپ آخری نبی ہیں۔(روح المعانی، جلد 22 صفحہ 34)۔

ختم نبوت کا مفہوم احادیث نبویہ کی روشنی میں

آیئے اب دیکھتے ہیں خود خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ نے ختم نبوت کا کیا مفہوم بیان فرمایا، اس بارے میں اگر تمام احادیث کو جمع کیا جائے تو انکی تعداد 200 سے زیادہ ہے، ہم یہاں اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے صرف چند ایسی احادیث مبارکہ نقل کرتے ہیں جو ختم نبوت کے مفہوم کو بیان کرنے میں ایسی صریح اور واضح ہیں کہ انکے اندر کسی تاویل کی گنجائش نہیں اور جنکی صحت پر بھی کوئی انگلی نہیں اٹھا سکتا۔

حدیث نمبر 1: ﴿**عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ یحدّث عن النبی ﷺ قال : کانت بنو اسرائیل تسوسھم الأنبیاء ، کلما ھلک نبی خلفہ نبی ، وإنہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون...... الی آخر الحدیث**﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث بیان فرماتے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کی سیاست (یعنی انکے امور کی دیکھ بھال) انکے انبیاء کیا کرتے تھے، جب کوئی نبی فوت ہوتا تو دوسرا نبی اسکا خلیفہ (جانشین) ہوتا، مگر (سن لو) میرے بعد کوئی نبی نہیں البتہ خلیفے ضرور ہوں گے اور بکثرت ہوں گے۔

(**صحیح البخاری**: حدیث نمبر 3455، **صحیح مسلم**: حدیث نمبر 1842، **مسند احمد**: حدیث نمبر 7960، **السنۃ لابن ابی عاصم**: حدیث نمبر 1078، **صحیح ابن حبان**: حدیث نمبر 4555، **السنن الکبری للبیھقی**: حدیث نمبر 16548) اور **مصنف ابن ابی شیبہ** میں یہ الفاظ ہیں ﴿**وانہ لیس کائناً فیکم نبی بعدی**﴾ بے شک تمہارے اندر میرے اندر کوئی نبی نہیں بننے والا۔ (**مصنف ابن ابی شیبہ**: حدیث نمبر 37260) اور **سنن ابن ماجہ** میں یہ الفاظ ہیں ﴿**وأنہ لیس کائن بعدی نبی فیکم**﴾ اور بے شک میرے بعد تمہارے اندر کوئی نبی نہیں بننے والا۔ (**سنن ابن ماجہ**: حدیث نمبر 2871)۔

اس حدیث کی تشریح میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں ﴿**قولہ تسوسھم الأنبیاء أی انھم کانوا اذا ظھر فیھم فساد بعث اللہ لھم نبیاً یقیم لھم أمرھم ویزیل ما غیروا من احکام التوراۃ**﴾ جب بنی اسرائیل میں کوئی فساد ظاہر ہوتا تو اللہ تعالی انکی اصلاح کے لئے کوئی نہ کوئی نبی بھیج دیتے تھے جو انکے معاملے کو درست کرے اور ان تحریفات کو دور کرے جو انہوں نے تورات میں کی ہوتی تھیں۔ (**فتح الباری بشرح صحیح البخاری**: جلد 6 صفحہ 497، المکتبۃ السلفیۃ) یہ حدیث اس بات پر نص صریح ہے کہ امت محمدیہ ﷺ میں اب کسی قسم کا کوئی نبی نہیں بنے گا، کیونکہ مثال دی گئی ہے بنی اسرائیل کی جو کہ حضرت موسی علیہ السلام کی امت تھی، اور فرمایا گیا کہ ان کے اندر انبیاء کا سلسلہ جاری تھا، لیکن میری امت میں ایسا نہ ہوگا کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور نبی نہ ہونے کی وضاحت مصنف ابن ابی شیبہ اور سنن ابن ماجہ کی روایت میں موجود الفاظ نے کردی کہ ﴿**لیس کائناً فیکم نبی بعدی**﴾ میرے بعد کوئی نبی نہیں بننے والا۔ اور اسی حدیث سے ﴿امتی نبی اور غیر تشریعی نبی﴾ والے قادیانی دھوکے کی بھی جڑ کٹ گئی، کیونکہ ظاہر ہے حضرت موسی علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل میں آنے والے انبیاء حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت کے تابع

تھےاورانکی اکثریت کی اپنی کوئی نئی شریعت نہ تھی، تواسی قسم کی نبوت کی نفی امت محمد یہ سے بھی کردی گئی اور **لا نبی بعدی** سے آنحضرت ﷺ کی مراد یہی تھی کہ اب میرے بعد کوئی ایسا نبی بھی نہیں بنے گا جو پہلے نبی کی شریعت کے تابع ہو اور اسے نئی شریعت نہ دیجائے (جسے مرزا قادیانی امتی نبی کہتا ہے)، یہ امر بھی ملحوظ رہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس حدیث شریف میں صرف انقطاع نبوت کو ہی بیان نہیں فرمایا بلکہ اس چیز کو بھی بیان فرمادیا جو بنی اسرائیل کی اس غیر تشریعی نبوت کے قائم مقام ہوگی یعنی خلافت۔

ایک مرزائی مغالطہ: اس حدیث میں ہے کہ بنی اسرائیل کے نبی سیاست کرتے تھے مگر میرے بعد خلفاء ہوں گے، اسکا مطلب ہے کہ میری امت میں خلافت اور نبوت جمع نہ ہوگی، جو نبی ہوگا وہ خلیفہ نہ ہوگا اور جو خلیفہ ہوگا وہ نبی نہ ہوگا۔

جواب: یہ یہودیانہ تحریف مرزائی مذہب کا خاصہ ہے، حدیث کا مفہوم واضح ہے بنی اسرائیل کی سیاست انکے انبیاء کرتے تھے جب ایک نبی فوت ہوجاتا تو دوسرا اسکی جگہ لیتا، اب یہاں خیال پیدا ہوتا تھا کہ پھر آنحضرت ﷺ کے بعد بھی ایسے لوگ ہوں گے جو آنحضرت ﷺ کے جانشین ہوکر نبی کہلائیں گے، تو اس خیال کو آپ ﷺ نے یوں حل فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں پیدا ہوگا، میرے بعد میرے جانشین صرف خلفاء ہوں گے نبی نہ ہونگے، یعنی نبوت بند لیکن انتظام ملکی کے لئے خلافت جاری۔

حدیث نمبر2: ﴿**عن جابر عن النبی ﷺ قال : مثلی ومثل الانبیاء کمثل رجل بنی داراً فأتمها وأکملها الا موضع لبِنَة فجل الناس یدخلونها ویتعجبون منها ویقولون لولا موضع اللبنة؟ قال رسول الله ﷺ فأنا موضوع اللبنة جئتُ فختمتُ الانبیاء**﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری اور دوسرے تمام انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک گھر بنایا اور اسکی ہر چیز مکمل کی مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، پس لوگ اس گھر میں داخل ہوتے ہیں اور اسکی عمدگی پر اظہار حیرت کرتے ہیں مگر کہتے ہیں کہ یہ اینٹ کی جگہ پُر کیوں نہ کردی گئی؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ اینٹ کی جگہ میں ہوں، میں آیا تو میں نے انبیاء کا خاتمہ کردیا۔ (**صحیح مسلم ، کتاب الفضائل** ،حدیث نمبر 2287 طبع دارالحدیث، القاہرۃ)۔

ایک روایت میں اس حدیث کے آخری الفاظ ہیں ﴿**فانا اللبنة وانا خاتم النبیین**﴾ میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔ (صحیح بخاری: حدیث نمبر 3535، صحیح مسلم: حدیث نمبر 2286)، اور ایک روایت میں الفاظ یوں ہیں ﴿**فانا موضع اللبنة خُتِم بی الانبیاء**﴾ اس اینٹ کی جگہ میں فٹ ہوگیا ہوں اور مجھ پر انبیاء کا خاتمہ کردیا گیا ہے۔ (مسند ابی داود الطیالسی، حدیث نمبر 1894)۔

اس روایت میں **ختمتُ الانبیاء ، خاتم النبیین** اور **ختم بی الانبیاء** کے الفاظ کا سوائے اسکے کوئی معنی نہیں ہوسکتا کہ آپ ﷺ کی تشریف آوری کے ساتھ ہی انبیاء کا خاتمہ ہوگیا اور قصر نبوت مکمل ہوگیا اب کوئی نیا نبی قیامت تک پیدا نہیں ہوسکتا۔ اب مزید کسی نئی اینٹ کی ضرورت ہی نہیں۔

حدیث نمبر 3: ﴿**عن ابی هريرة ان رسول الله ﷺ قال فُضلتُ على الانبياء بستٍ : اُعطيتُ جوامعَ الكلِمِ ونُصرتُ بالرعب واُحلّت لى الغنائم وجُعلت لى الارض طهوراً ومسجداً وارسلتُ الى الخلق كافة وخُتم بى النبيون**﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: مجھے چھ چیزوں میں دوسرے انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے (1) مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے ہیں (2) رعب ودبدبہ کے ساتھ میری نصرت کی گئی ہے (3) مال غنیمت میرے لئے (بشمول امت) حلال کیا گیا ہے (4) میرے لئے (بشمول امت) ساری کی ساری زمین مسجد اور پاکیزگی حاصل کرنے کا ذریعہ بنادی گئی ہے (5) میں پوری دنیا کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں (6) مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کردیا گیا ہے۔ (صحیح مسلم: حدیث نمبر 523، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ)۔ اس حدیث میں آپ ﷺ نے اسے اپنی فضیلت بتایا ہے کہ آپ پر انبیاء کا خاتمہ کردیا گیا۔

حدیث نمبر 4: ﴿**عن ابی الطفيل قال : قال رسول الله ﷺ لا نبوة بعدى الا المبشرات ، قال : قيل وما المبشرات يا رسول الله ؟ قال الرؤيا الحسنة أو قال الرؤيا الصالحة**﴾ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: میرے بعد کوئی نبوت نہیں صرف مبشرات ہیں، سوال ہوا کہ اے اللہ کے رسول یہ مبشرات کیا ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: اچھے خواب یا فرمایا نیک خواب۔ (مسند احمد بن حنبل: حدیث نمبر 23795، طبع مؤسسۃ الرسالۃ)۔

اس حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے واضح الفاظ میں ﴿**لا نبوة بعدى**﴾ فرما کر اپنے بعد ہر قسم کی نبوت کی نفی فرمادی، نیز یاد رہے کہ مبشرات یا اچھے خواب کو دوسری احادیث میں نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز و یا حصہ فرمایا گیا ہے اسکا یہ مطلب نہیں کہ جسے بھی کوئی اچھا خواب آئے تو وہ نبی بن جاتا ہے، اور نہ مبشرات کو ہم نبوت کہ سکتے ہیں، نبوت وہی ہوگی جسکے اندر نبوت کے تمام اجزاء جمع ہوں۔ اسکی مثال عام زبان میں ایسے سمجھیں کہ گاڑی کا پہیہ یا ٹائر گاڑی کے اجزاء میں سے ایک جز و اور حصہ ہے لیکن کوئی صرف ایک پہیہ اٹھا کر لے آئے اور کہے کہ یہ کار ہے تو اسے لوگ پاگل کہیں گے کیونکہ کار یا گاڑی تب تک نہ بنے گی جب تک اسکا ڈھانچہ، انجن، دروازے، سٹیئرنگ، بریک، سارے ٹائر اور تمام دوسرے اجزاء ایک خاص شکل میں نہ جوڑ دیے جائیں۔

حدیث نمبر 5: ﴿**حدثنا عمرو بن عثمان ثنا اسماعيل بن عياش ثنا شرحبيل بن مسلم ومحمد بن زياد قالا سمعنا ابا امامة يقول سمعتُ رسول الله ﷺ يقول : انه لا نبى بعدى ولا امة بعدكم ...... الى آخر الحديث**﴾ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔ (**كتاب السنة للحافظ ابى بكر عمرو بن ابى عاصم**، حدیث نمبر 1061)۔

اس حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے دو باتیں فرمائیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں، اس سے واضح ہوگیا کہ اگر کوئی ظلی بروزی امت محمدیہ نہیں ہوسکتی تو ظلی بروزی نبی بھی نہیں ہوسکتا۔

اس حدیث کی سند پوری ہم نے اس لئے نقل کی ہے ہے کہ اس میں موجود ایک راوی شرحبیل بن مسلم پر اعتراض کیا گیا ہے کہ وہ ضعیف ہے، لیکن آپ نے دیکھا کہ شرحبیل کے ساتھ محمد بن زیاد نے بھی حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی ہے اور محمد بن زیاد (جو کہ **محمد بن زیاد الألهاني الحمصي** ہیں) ثقہ ہیں اور صحیح بخاری کے راوی ہیں، لہذا شرحبیل بن مسلم کا ضعف مضر نہیں۔

حدیث نمبر 6: ﴿**عن ابی امامة الباهلی رضی الله عنه قال: قال النبی صلی الله علیه وسلم : ان الله لم یبعث نبیاً الا حذّر امته الدجالَ وانی آخر الانبیاء وانتم آخر الامم وهو خارج فیکم لا محالة ...... الی آخر الحدیث** ﴾ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو، بے شک میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو اور وہ (دجال) تمہارے اندر خروج ضرور خروج کرے گا۔ (**المستدرک للحاکم**، حدیث نمبر 8620) امام حاکم نے اس روایت کے بارے میں فرمایا ﴿**هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم**﴾ یہ حدیث امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے، امام ذہبی نے بھی تلخیص المتسدرک میں اسے امام مسلم کی شرط کے مطابق لکھا ہے۔

حدیث نمبر 7: ﴿**عن انسٍ رضی الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی...... الی آخر الحدیث**﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: بے شک رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی لہذا میرے بعد نہ اب کوئی رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی۔ (**المستدرک للحاکم**، حدیث نمبر 8178)

یہی روایت ان کتابوں میں بھی ہے، سنن ترمذی: حدیث نمبر 2272، مسند احمد: حدیث نمبر 13824، **الاحادیث المختارة للامام ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد المقدسی**: حدیث نمبر 2645)۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے ﴿صحیح﴾ کہا ہے، امام حاکم نے ﴿امام مسلم کی شرط پر صحیح﴾ کہا ہے اور امام ذہبی نے **تلخیص المستدرک** میں انکی موافقت کی ہے۔ اسکے تمام راوی ثقہ ہیں کوئی راوی ضعیف نہیں، یہ حدیث نص صریح ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا اور کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔

اس روایت کے راویوں کے بارے میں مرزائی پاکٹ بک میں ایک سفید جھوٹ بولا گیا ہے کہ اسکے چار راوی ضعیف ہیں اور پھر انتہائی دجل وفریب کے ساتھ چند کتب اسماء الرجال سے کچھ الفاظ کاٹ کر مبہم انداز میں پیش کر کے دھوکہ دیا گیا ہے، اور جن ائمہ جرح وتعدیل نے صریح الفاظ میں انکو ثقہ لکھا ہے انکا ذکر جان بوجھ کر نہیں کیا گیا، بلکہ ترمذی میں اس روایت کے پہلے روای حسن بن محمد زعفرانی کے بارے میں تو مرزائی پاکٹ بک کے مصنف نے انتہائی بے شرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں ضعیف ثابت کرنے کے لئے انکے ہم نام ایک دوسرے راوی حسن بن محمد بن عنبر ابوعلی الوشاء کا ترجمہ نقل کر کے دھوکہ دیا ہے کہ یہ حسن بن محمد الزعفرانی کا ترجمہ ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس روایت کے کسی راوی کو جرح وتعدیل کے کسی امام نے ضعیف نہیں لکھا۔ اور امام ترمذی، امام حاکم، امام ذہبی جیسے ائمہ حدیث نے اس روایت کو صحیح کہا ہے

حدیث نمبر8: ﴿عن عائشة رضی الله عنها قالت : قال رسول الله ﷺ : انا خاتم الانبیاء ومسجدی خاتم مساجد الانبیاء﴾ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مسجدوں میں آخری مسجد ہے۔(مثیر الغرام الساکن الی أشرف الاماکن للامام ابو الفرج عبدالرحمن ابن الجوزی، صفحہ 465 طبع دار الحدیث، القاہرہ)، اسی روایت کو حافظ دیلمی نے فردوس الاخبار میں روایت کیا ہے حدیث نمبر 115، اور حافظ جمال الدین المزی نے تہذیب الکمال میں پوری سند کے ساتھ بیان کیا ہے ملاحظہ ہو تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، جلد 8 صفحہ 450 طبع مؤسسۃ الرسالۃ)۔

اس روایت میں نبی کریم ﷺ نے مسجد نبوی کو انبیاء کی مسجدوں میں آخری مسجد فرمایا اور اسی طرح اپنے آپ کو خاتم الانبیاء فرمایا۔ اگر آپ ﷺ کے بعد بھی کسی نے نبی بننا ہوتا تو اسکی بھی کوئی مسجد ہوتی، لیکن نبی کریم ﷺ نے اپنی مسجد کو انبیاء کی آخری مسجد فرما کر بتادیا کہ اب نہ کوئی نبی بنے گا اور نہ اسکی کوئی مسجد ہوگی۔

HARIS 1

ڈاؤلینس ریفریجریٹر
اے سی سپلٹ یونٹ
کے بااختیار ڈیلر

حارث ون

Dawlance

061 -4573511
0333-6126856
نزد الفلاح بینک، حسین آگاہی روڈ، ملتان

قارئین متوجہ ہوں!

سالانہ چندہ ختم ہونے اور مدتِ خریداری کی اطلاع قارئین کی سہولت کے لیے لفافے پر پتے کے اوپر درج کردی گئی ہے۔ جن قارئین کا زرتعاون مئی ۲۰۱۴ء میں ختم ہو چکا ہے انھیں جون ۲۰۱۴ء کا شمارہ ارسال کیا جارہا ہے۔ براہِ کرم سالانہ زرِتعاون -/200 روپے ارسال فرما کر نئے سال کے لیے تجدید کرالیں۔ یہ رقم بذریعہ منی آرڈر -/200 روپے یا درج ذیل موبائل نمبر **0300-6326621** پر -/270 روپے ایزی لوڈ کے ذریعے بھی بھیجی جاسکتی ہے۔(سرکولیشن منیجر)

”نقیب ختم نبوت“ کی ترسیل، شکایات اور دیگر معلومات کے لیے رابطہ نمبر: 0300-7345095